مرزا اسد اللہ خان غالبؔ

پیدائش: ۱۷۹۷ء

وفات: ۱۸۶۹ء

تصانیف: دیوانِ غالبؔ، اردوئے معلّٰی، مہرِ نیم روز، قاطعِ برہان

غزل (۱)

دوست غم خواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا؟
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ آئیں گے کیا؟

بے نیازی حد سے گزری، بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حالِ دل اور آپ فرمائیں گے، ”کیا“؟

حضرت ناصح گر آئیں، دیدہ و دل فرشِ راہ
کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھائیں گے کیا؟

آج واں تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
عُذر میرے قتل کرنے میں وہ اب لائیں گے کیا؟

ہے اب اس معمورے میں قحطِ غمِ الفت اسدؔ
ہم نے یہ مانا کہ دلّی میں رہیں، کھائیں گے کیا؟

غزل (۲)

دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں
خاک ایسی زندگی پہ کہ پتھر نہیں ہوں میں

کیوں گردشِ مدام سے گھبرا نہ جائے دل
انسان ہوں پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں

یا رب! زمانہ مجھ کو مٹاتا ہے کس لیے؟
لوحِ جہاں پہ حرفِ مکرر نہیں ہوں میں

کس واسطے عزیز نہیں جانتے مجھے؟
لعل و زمرد و زر و گوہر نہیں ہوں میں

رکھتے ہو تم قدم مری آنکھوں سے کیوں دریغ؟
رتبے میں مہر وماہ سے کمتر نہیں ہوں میں

کرتے ہو مجھ کو منع قدم بوس کس لیے
کیا آسمان کے بھی برابر نہیں ہوں میں

غالبؔ وظیفہ خوار ہو، دو شاہ کو دُعا
وہ دن گئے کہ کہتے تھے، ''نوکر نہیں ہوں میں''

(ماخوذاز: دیوانِ غالب)